منہج سلف صالحینؒ کے مطابق

حضرۃ العلام مفتی محمد عبید اللہ خان عفیف حفظہ اللہ تعالیٰ

ترتیب

ابو الحسن مبشر احمد ربانی

فتاویٰ محمدیہ
منہج سلف صالحینؒ کے مطابق
جلد اوّل
مفتی اعظم پاکستان حضرۃ العلام
مفتی محمد عبید اللہ خان عفیف حفظہ اللہ تعالیٰ
ترتیب
ابو الحسن مبشر احمد ربانی
مکتبہ قدوسیہ

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب وسنت کی نشر واشاعت کے لیے کوشاں

اشاعت —— 2010
اہتمام طباعت
ابوبکر قدوسی

مکتبہ قدوسیہ
رحمان مارکیٹ ● غزنی سٹریٹ ● اردو بازار ● لاہور پاکستان
Ph: 42-37351124 , 37230585
E-mail: maktaba_quddusia@yahoo.com
Website: www.quddusia.com

قدوسیہ اسلامک پریس

دیو بندی اور بریلوی ہم عقیدہ ہیں

سوال : سائل مسلک دیو بند سے تعلق رکھتا ہے اور سائل نے احسن الفتاویٰ کا مطالعہ کیا ہے، اس میں لکھا ہے کہ بریلوی مسلک کا آدمی قربانی کے حصہ میں شامل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ مشرک ہے اور ان کے عقائد یہ ہیں کہ وہ حضور پاک ﷺ کو نور اور حاضر ناظر مانتے ہیں اور مختار کل علم غیب اور نذر و غیرہ مانتے ہیں، اور ایک بریلوی مسلک کے آدمی سے حصے میں شامل ہونے کی وجہ سے گفتگو ہوئی اور اس نے یہ کہا کہ ہم حضور پاک کی ہر چیز عطائی مانتے ہیں، حضور پاک ﷺ کے نور کو اللہ تعالیٰ کے حسن کی پہلی تجلی مانتے ہیں اور اختیار عطائی مانتے ہیں اور روحانی طور پر ہر جگہ حاضر ناظر مانتے ہیں، جسمانی طور پر اگر چاہیں تو متعدد مقامات پر تشریف لے جا سکتے ہیں، علم ما کان و ما یکون کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر اتنا بھی نہیں ہے کہ ایک سمندر میں سے ایک قطرے کا کروڑواں حصہ ایسے عقائد رکھنے والا بریلوی مشرک کہلائے گا یا صحیح العقیدہ کہلائے گا، اور نذر کے بارے میں پوچھا تو یہ جواب دیا کہ ہم جو نذر کہتے ہیں اس میں ہمارا عقیدہ اور نظریہ یہ ہوتا ہے کہ یا اللہ! ہمارا یہ کام پورا فرما دے ہم آپ کے نام پر ایک دیگ پکا کر خیرات کریں گے اور اس کا ثواب فلاں بزرگ کو پہنچائیں گے۔ (سائل: چوہدری محمد جہانگیر، کھکھ چاہ پیر بخش تلمبہ دیہات تحصیل میاں چنوں ضلع خانیوال)

جواب : بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیه والصلوٰة والسلام الاتمان الاکملان علی نبیه محمد.

الجواب بعون الله الوهاب و منه الصدق والصواب.

مذکورہ نظریات نہ صرف کتاب و سنت اور سلف صالحین کے عقائد سے میل نہیں کھاتے بلکہ فقہائے احناف کی کتب معتبرہ و مذکورہ متداولہ جیسے شرح عقیدہ طحاویہ للامام ابن العز حنفی اور فتاویٰ بزازیہ اور دوسری کتب عقائد و فتاویٰ سے متصادم ہیں۔ مگر چونکہ رسول اللہ ﷺ کی محبت و عقیدت میں غیر شرعی غلو میں تاویلات فاسدہ پر مبنی ہیں، لہٰذا من قبیل شرک اور بدعت ہیں۔ تاہم راقم کے نزدیک ایسے عقائد کے حاملین گوں ناگوں مشرک اور بدعتی ہیں، لیکن پھر بھی مسلمان ہیں جس طرح دیو بندی حضرات تقلید شخصی کو واجب قرار دیتے ہوئے، حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مقلد جامد ہیں، اسی طرح بعینہٖ بریلوی حضرات بھی امام ابو حنیفہ کے مقلد ہیں اور اس قدر جامد مقلد ہیں کہ تقلید شخصی کے خمار میں قرآن حکیم کی نصوص صریحہ، احادیث صریحہ کو منسوخ قرار دینے کے لیے ایسے ایسے فرضی اور خانہ ساز اُصول گھڑ رکھے ہیں، جن کی اوٹ میں پوری بے باکی کے ساتھ قرآن حکیم کی نصوص جلیہ اور احادیث صحیحہ مرفوعہ غیر معللہ ولا شاذہ کو منسوخ قرار دے کر مسترد کر دیتے ہیں، جیسا کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے ان کے حسب ذیل یہ نو اُصول ذکر کیے ہیں:

۱۔ خاص: خاص کے بارے میں حکم ہے کہ وہ صاف طور پر بیان کیا ہوا ہے تو اس کے معنی کے سوا دوسرا کوئی معنی نہیں کیا جا سکتا۔

۲۔ زیادت کتاب پر بمنزلہ نسخ کے ہے تو یہ زیادت نہ ہوگی مگر آیت صریح یا حدیث مشہور صریح سے۔

۳۔ حدیث مرسل (جو کہ ضعیف ہوتی ہے) مانند حدیث مسند کے ہے۔
۴۔ ترجیح نہ ہوگی کسی حدیث کو بسبب کثرتِ راویوں کے بلکہ ترجیح بسبب فقہ راوی کے ہوگی۔
۵۔ جرح قبول نہ ہوگی مگر جب اس کی تفسیر کی جائے۔
۶۔ امام ابن ہمام نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ جس روایت کو امام بخاری اور مسلم نے اور لوگوں نے جو ان کے مانند ہیں صحیح کہا ہو تو ہم لوگوں پر واجب نہیں کہ ہم اس کو قبول کریں۔ (اللہ رے تیری لن ترانیاں)
۷۔ کہا بعض اصحاب فتاویٰ نے کہ جب کسی مسئلہ میں قول امام ابوحنیفہ اور صاحبین ہو اور اس میں کوئی حدیث بھی ہو اور اس حدیث کے بارے میں حکم صحت دیا گیا ہو تو واجب ہے کہ امام ابوحنیفہ اور صاحبین کی اتباع کی جائے نہ کہ حدیث (صحیح) کی۔ (استغفر الله من ذلك الجرأة)
۸۔ جس روایت کو راوی غیر فقیہ نے روایت کیا ہو اور وہ ایسی روایت ہو کہ اس میں رائے کو دخل ہو سکے تو اس کو قبول کرنا واجب نہیں۔
۹۔ عام قطعی ہے مانند خاص کے تو تخصیص نہیں ہو سکتی، عام میں خاص کے ذریعے۔ ❶

یقین نہ آئے تو شیخ ابو حسین کرخی کے یہ تین اُصول ملاحظہ فرمالیجیے:

الاصل نمبر ۲۸، اِنَّ كُلَّ آيَةٍ تُخَالِفُ قَوْلَ اَصْحَابِنَا فَاِنَّهَا تُحْمَلُ عَلَى النَّسْخِ اَوْ عَلَى التَّرْجِيْحِ ...... الخ، کہ ہر وہ آیت جو ہمارے اصحاب کے قول کے خلاف پڑتی ہے وہ منسوخ ہے۔

الاصل نمبر ۲۹: اِنَّ كُلَّ خَبَرٍ يَجِيْءُ بِخَلَافِ قَوْلِ اَصْحَابِنَا فَاِنَّهُ يُحْمَلُ عَلَى النَّسْخِ ...... الخ، ❷ ہر وہ حدیث صحیح جو ہمارے فقہاء کے قول کے خلاف ہو تو وہ منسوخ سمجھی جائے گی۔

اصول کرخی اصول نمبر ۳۰ میں فرماتے ہیں:

اَ لْاَصْلُ اَنَّ الْحَدِيْثَ اِذَا وَرَدَ عَنِ الصَّحَابِيِّ مُخَالِفًا بِقَوْلِ اَصْحَابِنَا فَاِنْ كَانَ لَا يَصِحُّ فِي الْاَصْلِ كَفَيْنَا مَؤُنَةَ جَوَابِهِ وَاِنْ كَانَ صَحِيْحًا فِيْ مَوْرِدِهِ فَقَدْ سَبَقَ ذِكْرُ اَقْسَامِهِ اِلَّا اَنَّ اَحْسَنَ الْوُجُوْهِ وَاَبْعَدَهَا عَنِ الشُّبْهِ اِنَّهُ اِذَا وَرَدَ حَدِيْثُ الصَّحَابِيِّ فِيْ غَيْرِ مَوْضُوْعِ الْاِجْمَاعِ اَنْ يُحْمَلَ عَلَى التَّاوِيْلِ اَوِ الْمُعَارَضَةِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَصْحَابِيِّ مِثْلَهُ ❸ کسی صحابی کی کوئی حدیث اگر حنفی علماء کے قول کے خلاف ہو تو اگر حدیث صحیح نہیں تو اس کے جواب کی ضرورت نہیں، اگر صحیح ہو تو اس کے رد کرنے کی اقسام (صورتیں) گزر چکی ہیں، یعنی یا تو اس کی تاویل کی جائے گی (یعنی مذہب کی حمایت میں اس کا معنی اپنی مرضی سے کیا جائے گا یا اسے منسوخ کہا جائے گا یا اس کا معارض تلاش کیا جائے گا۔

احادیثِ صحیحہ کے بارے احناف کا یہ طرزِ عمل صحابہ و تابعین کے طرزِ عمل کے سراسر خلاف ہے۔ کیونکہ انؓ کے دور

❶ فتاویٰ عزیزیہ، ص ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱۔ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی۔ ❷ اصول کرخی، ص: ۱۱۔
❸ اُصول کرخی نمبر ۳۰، ص ۱۲، ۱۳۔

حدیث میں رسول کے مقابلہ میں کسی فقیہ کے قول یا مفتی کے فتویٰ کی کوئی اہمیت نہ ہوتی تھی۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ارقام فرماتے ہیں: قَدْ تَوَاتَرَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا بَلَغَهُمُ الْحَدِيْثُ يَعْمَلُوْنَ بِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَلَاحظُوْا شَرْطًا (الانصاف ص ٦٠) صحابہ کرام و تابعین سے یہ بات تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ جب ان کو حدیث پہنچتی تو اس پر عمل کرائے بغیر اس کے کہ کسی شرط کی رعایت کریں۔ ❶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث رسول کے مقابلہ میں کسی مجتہد یا فقیہ کے قول کو ترجیح دینے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَمَا تَخَافُوْنَ اَنْ تُعَذَّبُوْا اَوْ يُخْسَفَ بِكُمْ اَنْ تَقُوْلُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ فُلَانٌ. ❷ یعنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم ڈرتے نہیں کہ عذاب کیے جاؤ یا زمین غرق کردیے جاؤ، اس بات پر کہ تم کہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور فلاں نے کہا، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل فلاں (فقیہ یا مفتی) کا ذکر کرتے ہو۔

راقم کے نزدیک جس طرح دیوبندی مسلمان ہیں، اسی طرح بریلوی بھی مسلمان ہیں اور دونوں ہم عقیدہ اور الغلو فی الدین کے مرتکب ہیں، اس فقیر کے نزدیک دونوں خانقاہی نظام سے وابستہ ہیں، یعنی بریلوی دوستوں کی طرح دیوبندی حضرات بھی تصرف اولیاء کے قائل یعنی استمداد از فوت شدگان کے قائل ہیں اور بریلوی حضرات کی طرح دیوبندی بھی وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر اور حیات کے قائل ہیں۔ اور قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں کہ ہمارے اور بریلوی بھائیوں کے عقائد ایک ہیں، جو کچھ وہ کرتے ہیں وہی کچھ ہم کرتے ہیں، نا معلوم پھر بھی وہ ہم سے ناراض کیوں ہیں؟ اور راقم کے نزدیک ان دونوں گروہوں کی باہمی لڑائی صرف پیٹ اور پلیٹ تک محدود ہے۔ ورنہ دونوں دو گروہ کہلانے کے باوجود اُصولاً اور فروعاً یک جان، دو قالب کے مصداق ہیں۔ جس کا واقعی اور مضبوط ترین ثبوت یہ ہے کہ سلفی العقیدہ جماعت حقہ کے مقابلہ میں دونوں اکٹھے ہوتے ہیں اور ان دونوں کا یہ تقلیدہ اتحاد آئے دن جلوہ گر ہوتا رہتا ہے اور عیاں راچہ بیاں کا مصداق ہے، لہٰذا جب دونوں گروہ ایک ہی امام کے مقلد اور ہم پیالہ و ہم نوالہ ہیں اور یک جان دو قالب کے مصداق ہیں اور دونوں گروہ اصولاً و فروعاً امام ابوحنیفہ کے مقلد جامد اور تقلید شخصی کے وجوب کے قائل ہیں۔ اس تناظر میں احسن الفتاویٰ کا یہ فتویٰ اعجوبۃ من الاعظم الاعاجیب ہے۔ اور بے جا گروہی تعصب ہے تا کہ دیوبندی تشخص کا نام نہاد بھرم محفوظ رہے اور ناروا تنگ ظرفی کا مظہر ہے۔ مختصر یہ کہ ہمارے نزدیک بریلوی اور دیوبندی حضرات برابر کے مقلد اور بدعات کے خوگر ہیں تاہم دونوں مسلمان ہیں، جب دونوں مسلمان ہیں۔ لہٰذا احسن الفتاویٰ کا مذکورہ بالا فتویٰ بہر حال غلط اور فرقہ واریت کا آئینہ دار ہے۔ لہٰذا سبحانك هذا تعصب عظيم و نستغفر الله من التعصب المذهبي ونسئل الله سبحانه و تعالىٰ و توفيق العمل بالكتاب والسنة بكرة واصيلا

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم

❶ فتاویٰ اہل حدیث ج ۱، ص: ٦٥۔ ❷ سنن دارمی، ص: ۴۴۔